بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل ربوہ
یوم جمعرات
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۸ جمادی الثانی ۱۳۹۱ھ، ۳ احسان ۱۳۵۰ ہش، ۳ جون ۱۹۷۱ء | نمبر ۱۲۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب یکم احسان کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔
"آج حضور کو ضعفِ قلب کی کچھ تکلیف رہی"
احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ۔ ۳۰ ہجرت بروز اتوار مکرم اقبال احمد صاحب غضنفر بیرونی ممالک میں فریضۂ تبلیغ اسلام سرانجام دینے کے بعد واپس ربوہ تشریف لے آئے۔ احباب نے کثیر تعداد میں سٹیشن پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائی کا استقبال کیا اور ہار پہنائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا مرکز سلسلہ میں آنا مبارک کرے۔
(نائب وکیل التبشیر)

میرے ماموں محترم ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب آف قلعہ صوبہ سنگھ جو کہ اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے ہیں ایک عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔
(عبیداللہ ملک۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ)

میرا بچہ عزیزہ عبدالوہاب (عمر ساڑھے چار سال) کو ہرنیا کی تکلیف ہو گئی ہے اور ڈاکٹروں نے اپریشن کا مشورہ دیا ہے۔ نیز تینوں چھوٹے بچے بھی اکثر بیمار رہتے ہیں۔ تمام احمدی بھائی بہنیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحتِ کاملہ عطا فرمائے آمین۔
(رضیہ کوثر اہلیہ میاں عبدالحی صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا)

درخواست دُعا

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)
محترمہ امۃ الرشید صاحبہ نے بطور صدقہ مبلغ ۹۸ روپے بھجوائے ہیں ان کے شوہر مکرم عبدالسمیع صاحب کچھ عرصہ سے لاپتہ ہیں احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو اور وہ بخیریت جلد اپنے گھر پہنچ جائیں۔ آمین۔

نظامِ خلافت وحدتِ فکری کا مرکزی نقطہ اور مومنوں کی ہیئتِ اجتماعی کا مظہر ہے

یہی وہ حبل اللہ ہے جسے تھام کر مسلمانوں نے پہلے ترقی کی اور اسی کے ذریعہ اب غلبۂ اسلام مقدر ہے

یوم خلافت کے موقع پر اہالیان ربوہ کے جلسہ میں علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر

ربوہ ——— ۲۷ ہجرت کی صبح کو یوم خلافت کے مبارک موقعہ پر اہالیان ربوہ کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں علمائے سلسلہ عالیہ احمدیہ نے مقام خلافت کی اہمیت و ضرورت اور اس کی عظمت و برکات کے مختلف پہلوؤں پر ایمان افروز تقاریر فرمائیں اور بتایا کہ خلافت ہی وہ نعمت سرمدی اور وحدت فکری کا مرکزی نقطہ ہے جو مومنین کی ہیئت اجتماعی کا مظہر ہے یہی وہ حبل اللہ ہے جسے تھام کر مسلمانوں نے دورِ اوّل میں اللہ تعالیٰ کی برکات کو حاصل کیا اور اسی کے ذریعہ انشاء اللہ موجودہ دور میں اسلام کو غلبہ اور ترقی حاصل ہو گی اور کاروان اسلام آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا۔

یہ اہم جلسہ صبح ساڑھے سات بجے مسجد مبارک میں لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام شروع ہوا اور دو گھنٹے تک جاری رہنے کے بعد اجتماعی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ صدارت کے فرائض محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے ادا فرمائے۔ چونکہ اس جلسہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری بھی متوقع تھی اس لئے دور و نزدیک سے احباب غیر معمولی طور پر کثرت سے تشریف لائے ہوئے تھے مگر افسوس ہے کہ حضور علالت طبع کے باعث جلسہ میں تشریف نہ لا سکے۔

جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی جو کہ قاری حافظ محمد صدیق صاحب قریشی نے کی بعد ازاں مکرم محمد احمد صاحب انور حیدر آبادی نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ایک نظم خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سُنائی۔

بعدہٗ صدر محترم نے یوم خلافت کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ماموریں کی جماعتوں کی روحانی زندگی میں دو دن خاص اہمیت رکھتے ہیں اور ایام اللہ میں سے ہوتے ہیں ایک وہ دن جب کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی مامور مبعوث ہوتا ہے اور دعویٰ کرتا ہے یہ دن قدرت اولیٰ کا مظہر ہوتا ہے اور دوسرے وہ دن جب کسی مامور کی وفات کے بعد قیام خلافت کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی قدرت ثانیہ ظاہر ہوتی ہے۔ جماعت احمدیہ کے لئے ۲۷ مئی کا تاریخی دن قدرت ثانیہ کے اظہار و قیام کا دن ہے اس لئے ہمارے لئے یہ خاص اہمیت رکھتا ہے۔ یہی وہ تاریخ ہے جبکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد جماعت احمدیہ میں خلافت قائم ہوئی اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ قدرت ثانیہ کے مظہر اول کے طور پر عہدۂ خلافت پر متمکن ہوئے اور ساری جماعت نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا۔

صاحب صدر کی اس مختصر تقریر کے بعد محترم مولانا عبدالمالک خاں صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے خلافت کی ضرورت و اہمیت پر مؤثر پیرایہ میں تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ میری بعثت ثانیہ کے وقت پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہو گی۔ اور آج کا تاریخی دن وہ مبارک دن ہے جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی اپنی پوری شان کے ساتھ پوری ہوئی۔ فاضل مقرر نے خلافت کی ضرورت و اہمیت پر بڑی عمدگی سے اور دل نشین پیرایہ میں روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ خلافت وہ نعمت سرمدی ہے جو ہمارے خدا نے مومنوں کے ساتھ مخصوص کر رکھی ہے۔ خلافت ایک انعام ہے جو اجتماعی رنگ میں مومنوں کو عطا کیا گیا۔ یہ ملت کی فکری وحدت کا وہ مرکزی نقطہ ہے جسے حبل اللہ قرار دیا گیا ہے نظام خلافت قوم کی ہیئت اجتماعی کا مظہر ہے کائنات کی ہر چیز میں درجہ بدرجہ ترقی اور تدریج کا سلسلہ پایا جاتا ہے عقل سلیم تسلیم کرتی ہے کہ افراد میں بھی ایسا ہی ہونا چاہئیے۔ سو افراد ملت میں سے جو فرد سب سے بہتر اور بلند

(باقی صفحہ ۶ پر)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

کیا آپ پہلے سال کا وعدہ پُورا کر چکے ہیں؟

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی مبارک تحریک کو جاری ہوئے ایک سال گذر چکا ہے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے مخلصین کو اس میں شامل ہونے کی توفیق عطاء فرمائی۔ اور خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ پہلے سال کے وعدے احباب کی بہت بڑی اکثریت نے پورے کر دئے ہیں لیکن چند ایک دوست ایسے بھی ہیں جو اپنی مجبوریوں کی وجہ سے اپنے وعدہ کی رقم ابھی نہیں بھجوا سکے۔ ہر وعدہ کنندہ سے درخواست ہے کہ وہ جائزہ لیں کہ وہ اپنا اس سال کا وعدہ سو فیصدی پُورا کر چکے ہیں۔ اگر نہیں تو اب اس میں مزید تاخیر نہ کریں۔ اور جلد رقوم بھجوا دیں جزاکم اللہ
(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ ربوہ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
۳ ر احسان ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِس زمانہ میں للّٰہی وقف کا ازسرِ نو احیاء

گزشتہ شمارہ میں ہم نے انفاق فی سبیل اللہ کے اسلامی معیار پر روشنی ڈالتے ہوئے واضح کیا تھا کہ یوں تو انفاق کا جذبہ فطرتی طور پر ہر انسان میں خواہ وہ مومن ہو یا کافر پایا جاتا ہے اور مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ کے تحت نیکی کی طرف میلان رکھنے والے سب ہی لوگ اپنے اپنے رنگ میں اپنے اموال میں سے کچھ نہ کچھ دوسروں کی امداد پر خرچ کرتے رہتے ہیں لیکن قرآن مجید کی لازوال و بے مثال تعلیم پر عمل پیرا ہونے کے نتیجہ میں ایک حقیقی مومن کے لئے مِمَّا کی حد یکسر ختم ہو جاتی ہے یعنی وہ خود اور اس کا سب کچھ خدا ہی کے لئے ہو جاتا ہے اور وہ اپنا سب کچھ خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لئے ہر وقت اور ہر دم تیار رہتا ہے۔ انفاق فی سبیل اللہ کی یہ کیفیت اسلامی اصطلاح میں للّٰہی وقف کے نام سے موسوم ہے۔

ہم نے یہ بھی واضح کیا تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک مؤثر رہنے والی اپنی عدیم النظیر قوتِ قدسیہ کے زیرِ اثر اپنے صحابہؓ کو قرآن مجید کی بے مثال و لازوال تعلیم پر عمل پیرا کرا کے انفاق فی سبیل اللہ کی یہی کیفیت ان میں پیدا کر دکھائی تھی اور وہ اپنے اموال اپنی جانوں اور اپنی ہر عزیز سے عزیز شے سے بکلی دست بردار ہو گئے تھے اور انہوں نے ان سب چیزوں کو خدا اور اس کے دین کی عظمت کے قیام کے لئے قربان کر دکھایا تھا۔ آج ہم اس امر پر روشنی ڈالتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس آخری زمانہ میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے مبعوث ہو کر للّٰہی وقف کی یہی کیفیت اپنے اصحاب میں بھی اس شان سے پیدا کر دکھائی کہ دُنیا ورطۂ حیرت میں پڑے بغیر نہ رہی اور آج بھی غریقِ ورطۂ حیرت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے اپنے بیعت کنندگان پر پہلے تو نہایت مسحور کن انداز میں للّٰہی وقف کی اہمیت واضح فرمائی اور پھر اپنا عملی نمونہ پیش کر کے انہیں تلقین کی کہ وہ بھی دین کو دُنیا پر مقدم کرتے ہوئے خدمتِ اسلام کو اپنا مطمح نظر قرار دیں اور اسی کی خاطر للّٰہی وقف کو اپنا شعار بنائیں۔ چنانچہ ایک موقع پر حضور علیہ السّلام نے اپنے اصحاب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"مجھے حیرت آتی ہے کہ کیوں مسلمان اسلام کی خدمت کے لئے خدا کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف نہیں کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ پر نظر کر کے دیکھیں تو ان کو معلوم ہو کہ کس طرح اسلام کی زندگی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی جاتی تھیں۔ یاد رکھو یہ خسارہ کا سودا نہیں ہے بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے۔ کاش مسلمانوں کو معلوم ہوتا اور اس تجارت کے مفاد اور منافع پر ان کو اطلاع ملتی۔ جو خدا کے لئے اس کے دین کی خاطر اپنی زندگی وقف کرتا ہے کیا وہ اپنی زندگی کو کھوتا ہے؟ ہرگز نہیں بَلْ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ اس للّٰہی وقف کا اجر ان کا رب دینے والا ہے۔ یہ وقف ہر قسم کے ہموم و غموم سے نجات اور رہائی بخشنے والا ہے۔"
(الحکم جلد ۴ ۳۱)

حضور علیہ السّلام نے اس للّٰہی وقف کی اہمیت بیان کرنے کے بعد اسی تقریر میں خود اپنا تجربہ بیان فرمایا اور پھر اپنے اصحاب کو نہایت درد و سوز اور کمال درجہ ہمدردی و غمخواری کے ساتھ توجہ دلائی کہ وہ بھی آپ کی پیروی کرتے ہوئے اپنی زندگیوں میں للّٰہی وقف کا نمونہ پیش کریں۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:۔

"میں خود جو اس راہ کا پورا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ تعالےٰ کے فضل اور فیض سے میں نے اس راحت اور لذت سے حظ اٹھایا ہے یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لئے اگر مر کے پھر زندہ ہوں اور پھر مروں اور زندہ ہوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے۔ پس میں چونکہ خود تجربہ کار ہوں اور تجربہ کر چکا ہوں اور اس وقف کے لئے اللہ تعالےٰ نے مجھے وہ جوش عطا فرمایا ہے کہ اگر مجھے یہ بھی کہہ دیا جائے کہ اس وقف میں کوئی ثواب اور فائدہ نہیں ہے بلکہ تکلیف اور دُکھ ہو گا تب بھی میں اسلام کی خدمت سے رُک نہیں سکتا۔ اس لئے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اسے سُنے یا نہ سُنے کہ اگر کوئی حیات چاہتا ہے اور حیاتِ طیبہ اور ابدی زندگی کا طلب گار ہے تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی کو وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری قربانیاں، میری نمازیں، اللہ ہی کے لئے ہیں اور حضرت ابراہیمؑ کی طرح اس کی روح بول اُٹھے اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ جب تک انسان خدا میں کھویا نہیں جاتا خدا میں ہو کر نہیں مرتا وہ نئی زندگی پا نہیں سکتا۔

پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تم دیکھتے ہو کہ خدا کے لئے زندگی کا وقف میں اپنی زندگی کی اصل اور غرض سمجھتا ہوں۔ پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اس فعل کو خدا کے لئے پسند کرتے اور خدا کے لئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں۔" (الحکم جلد ۴ ۳۱)

اِس پُرزور و پُر درد آواز میں ایسا جذب ایسی کشش اور ایسی تاثیر تھی کہ اِس نے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے اصحاب کی کایا پلٹ کر رکھ دی۔ انہوں نے للّٰہی وقف کا وہ نمونہ دکھایا کہ ان کے وجود کا ذرّہ ذرّہ اور جو کچھ ان کے پاس تھا اس کا حبّہ حبّہ خدا کی راہ میں وقف ہو گیا۔ وہ اپنا وجود اور اپنا سب کچھ خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے بلکہ قربان کر دکھایا۔ ایسا اِس لئے ہوا کہ للّٰہی وقف کے نتیجہ میں ان کے لئے مِمَّا کی حد ختم ہو گئی تھی۔ اپنا سب کچھ لٹا دینے پر بھی ان کی زبانوں پر یہی تھا کہ ع "حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا" چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے ان کی زندگیوں میں رونما ہونے والے اِس انقلاب اور ان کے للّٰہی وقف کے اس معیار کو دیکھ کر تحدیثِ نعمت کے طور پر فرمایا:

"میں دیکھتا ہوں کہ میری جماعت نے جس قدر نیکی اور صلاحیت میں ترقی کی ہے یہ بھی ایک معجزہ ہے۔ ہزارہا آدمی دل سے فدا ہیں۔ اگر آج ان کو کہا جائے کہ اپنے تمام اموال سے دستبردار ہو جاؤ تو وہ دستبردار ہونے کے لئے مستعد ہیں۔ پھر بھی میں ان کو اور ترقیات کے لئے ترغیب دیتا ہوں اور ان کی نیکیاں ان کو نہیں سناتا مگر دل میں خوش ہوں۔" (الذکرالحکیم ۴ ص۱۷)

الغرض للّٰہی وقف کے نمونہ کو اس طرح زندہ کر دکھانا کہ ہزاروں ہزار بیعت کنندگان خدا ہی کے ہو رہے اور مِمَّا کی قید کے بغیر اپنا سب کچھ خدا کی راہ میں قربان کرنے پر آمادہ ہو گئے اور اس کی توفیق ملنے کو سعادتِ عظمیٰ سمجھنے لگے ایک عظیم الشان معجزہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر اللہ تعالےٰ نے اپنے دستِ قدرت سے ظاہر فرمایا اور جسے دیکھ کر ایک دُنیا ورطۂ حیرت میں پڑے بغیر نہ رہی اور آج بھی غریقِ ورطۂ حیرت ہے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔

کامل شرم وحیاء اور اس کے تقاضے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حیاء مومن کی ایک لازمی صفت ہے بے حیائی اور ایمان کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے حضور صلے اللہ علیہ وسلم اس امر کو واضح فرماتے ہوئے کہ حیاء سے کیا مراد ہے اور اس کے تقاضے کیا ہیں فرماتے ہیں:

مَنِ اسْتَحْيٰى مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ فَلْيَحْفَظِ الرَّأْسَ وَمَا وَعٰى وَلْيَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰى وَلْيَذْكُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلٰى۔ وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ تَرَكَ زِيْنَةَ الدُّنْيَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيٰى مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ

یعنی خدا تعالےٰ سے کامل حیاء کے لئے ضروری ہے کہ انسان اپنے خیالات اور ان کے موجبات کی حفاظت کرے اس بات کا خیال رکھے کہ اس کی غذا طیب اور حلال کمائی سے ہو۔ موت کو ہر دم یاد رکھے۔ جو آخرت کا ارادہ کرے وہ دنیوی زینت کو ترک کر دیتا ہے۔ جس شخص نے یہ سب کام کئے اس نے خدا تعالےٰ سے حیاء کا حق ادا کر دیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah
8

سیرت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

تقریر مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۷۰ء

اور وہ صرف تین چیزیں تھیں۔ ایک غلام ایک دودھ دینے والی اونٹنی اور ایک وہ برتن جس میں دودھ دوہتے تھے۔

(طبقات کبیر ۳/۱۳۷)

حضرت عمرؓ نے جب سامان دیکھا تو فرمایا

یَرْحَمُ اللّٰہُ اَبَا بَکْرٍ۔ لَقَدْ اَتْعَبَ مَنْ بَعْدَہٗ

اللہ تعالیٰ ابوبکرؓ پر رحم کرے اس نے اپنے بعد آنے والوں کو مشقت میں ڈال دیا۔

اس کے علاوہ آپ پر بیت المال کا چھ ہزار درہم قرض تھا آپ نے وصیت فرمائی۔ میری فلاں جائیداد بیچ کر ادا کر دیا جائے آپ کی وفات کے بعد حضرت عمرؓ کو جب اس وصیت کا علم ہوا تو فرمایا :

لَقَدْ اَحَبَّ اَنْ لَّا یَدَعَ لِاَحَدٍ مَقَالًا وَاَنَا وَالِیْ لَھُمْ مِنْ بَعْدِہٖ وَقَدْ رَدَدْتُھَا۔

ابوبکرؓ رضی اللہ نے نہیں چاہا کہ کوئی ان کے متعلق اعتراض کر سکے لیکن اب مسلمانوں کا والی میں ہوں میں یہ رقم واپس کرتا ہوں اور عمرؓ نے یقیناً صحیح قدم اٹھایا۔ جس نے تمام دولت خدا کی راہ میں صرف کر دی اور فقر اور مسکنت کا جامہ پہن کر زندگی بسر کی خلیفہ بننے کے بعد بھی کچھ جمع نہ کیا۔ اگر وہ اہل و عیال کے نان و نفقہ کی وجہ سے مقروض ہو جاتے ہیں تو ان کے قرض کو ادا کرنا یقیناً بیت المال کے ذمہ تھا۔ سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ السلام حضرت ابوبکرؓ کے متعلق فرماتے ہیں :

کَانَ یَعِیْشُ فِیْ دِثَارِ الْاِنْکِسَارِ وَالْغُرْبَۃِ وَکَانَ شَدِیْدَ التَّعَلُّقِ بِالْمُصْطَفٰی وَالْتَصَقَتْ رُوْحُہٗ بِرُوْحِ خَیْرِ الْوَرٰی (سر الخلافہ صفحہ ...)

حضرت ابوبکرؓ نے انکساری اور غربت کا لباس اختیار کر لیا۔ آپ کو اپنے آقا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑا گہرا تعلق تھا اور آپ کی روح خیر الوریٰ کی روح کے ساتھ پیوست ہو چکی تھی۔

سلمان کو ایک نصیحت

اور اس راہ پر چلنے کی آپ نے اوروں کو بھی تاکید کی۔ مرض الموت میں سلمان آپ کی عیادت کیلئے حاضر ہوئے اور عرض کی۔ آقا مجھے کوئی نصیحت فرمائیے، شاید آج کے بعد پھر اس دنیا میں ملاقات نہ ہو۔ لب مبارک کو جنبش ہوئی اور فرمایا سلمان بہت فتوحات حاصل ہونگی لیکن

اُن میں اپنا حصہ اتنا ہی جاننا جو پیٹ بھرنے کے لئے کافی ہو اور تن کو ڈھانک سکے۔ (طبقات کبیر ۱/۱۳۷)

موت یاد رکھنا

یہ اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے کہ اصل زندگی اخروی زندگی ہے اور ایک دن ہم خدا کے سامنے پیش ہوں گے اور ہمارے ہر عمل پر جزاء و سزا مترتب ہو گی یہ عقیدہ اعمال انسانی میں سدھار پیدا کرنے کا موجب ہے اور دنیا کی محبت کو سرد کرنے کا باعث۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" اَکْثِرُوْا ذِکْرَ ھَاذِمِ اللَّذَّاتِ یَعْنِی الْمَوْتَ (ابن ماجہ)

لذات کو توڑنے والی یعنی موت کو اکثر یاد رکھا کرو۔

جس شخص کے سامنے یہ تصور یقین کی حد تک ہو وہ یقیناً عارف باللہ ہے حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی اَیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَکْیَسُ کہ مومنوں میں سے زیرک ترین کون ہے فرمایا

اَکْثَرُھُمْ لِلْمَوْتِ ذِکْرًا

جو اکثر موت کو یاد رکھتا ہے (ابن ماجہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو آب و ہوا کے ناموافق ہونے کی وجہ سے بعض صحابہؓ کو بخار آنے لگ گیا۔ حضرت بلالؓ اور حضرت ابوبکرؓ ایک ہی مکان میں مقیم تھے۔ حضرت بلالؓ تب میں مکہ کی یاد میں شعر گنگناتے اور حضرت ابوبکرؓ یہ شعر پڑھتے تھے۔

کُلُّ امْرِءٍ مُصَبَّحٌ فِیْ اَھْلِہٖ
وَالْمَوْتُ اَدْنٰی مِنْ شِرَاکِ نَعْلِہٖ (بخاری)

ہر آدمی جب صبح کرتا ہے تو اس کے اہل و عیال اس کو دعائیں دیتے ہیں (عرب صبح ہوتی تو یہ دعائیہ کلمہ کہتے صَبَّحَکَ اللّٰہُ بِخَیْرٍ اللہ تیری صبح خیر کی کرے) حالانکہ موت اس کی جوتی کے تسمہ سے بھی قریب ہوتی ہے۔ آدمی کو کیا پتہ ہے کہ اسے جوتی کا تسمہ کھولنا یا باندھنا بھی نصیب ہوگا یا نہیں۔

اللہ کو اختیار کرنا

صلحاء کے متعلق آتا ہے کہ جب انہیں اللہ اختیار دیتا ہے کہ میرے بندے میرے پاس آنا ہے یا ابھی مزید دنیا میں رہنا ہے۔ تو وہ اللہ تعالیٰ کی رفاقت کو ترجیح دیتے ہیں۔ دنیا داروں کو دنیا عزیز ہوتی ہو گی۔ اللہ کے پیاروں کو تو وہی عزیز ہوتا ہے۔ حدیث میں آتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اللہ تعالیٰ نے یہ اختیار دیا اور آپ نے اپنے صحابہؓ کے سامنے اپنا ذکر کئے بغیر بتلایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بندہ کو اپنے اور دنیا کے درمیان اختیار دیا تو بندے نے اللہ تعالیٰ کو اختیار کیا (بخاری)

حضرت ابوبکرؓ نے سنا تو سمجھ گئے کہ بندہ میرا آقا ہے۔ اور اب وہ ہمیں داغ مفارقت دینے والے ہیں آپ رو پڑے اور کہا ہمارے ماں باپ آپ پر قربان۔ الفاظ حدیث یہ ہیں فَدَیْنَاکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بِاٰبَائِنَا (ترمذی) اور اسی بات میں دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں۔ بَلْ نَفْدِیْکَ بِاٰبَائِنَا وَاَمْوَالِنَا کہ ہم ماں باپ اور مال قربان کر دیں تجھ پر۔ اس سے جہاں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عشق رسول رقت قلب اور فدائیت کا پتہ چلتا ہے۔ وہاں آپ کی ذکاوت پر بھی استدلال کیا جاتا ہے کہ تمام صحابہؓ میں سے صرف آپ ہی بات کی تہہ کو پہنچے۔

وسبادہ میں بھی سیدنا حضرت ابوبکرؓ اپنے آقا کے نقش قدم پر گامزن ہوئے آپ کی سیرت اور آقا کی سیرت میں ہمیں مکمل مشابہت نظر آتی ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ جب ابا بیمار ہوئے تو آپ نے علاج ترک کر دیا۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین عیادت کے لئے حاضر ہوئے اور عرض کی حضور کوئی طبیب نہ بلا دیں جو آپ کو دیکھے۔ فرمایا طبیب نے مجھے دیکھا ہے صحابہؓ نے عرض کی پھر اس نے کیا کہا فرمایا

قَالَ اِنِّیْ فَعَّالٌ لِّمَا اُرِیْدُ

میں جو ارادہ کروں وہ کر گذرتا ہوں (حیاۃ الحیوان الکبریٰ ص ...)

خدمت خلق

ارشاد رسول ہے

وَاللّٰہُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا کَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِیْہِ

اور دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں

مَنْ کَانَ فِیْ حَاجَۃِ اَخِیْہِ کَانَ اللّٰہُ فِیْ حَاجَتِہٖ

کہ جو شخص اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے یا اس کی حاجت روائی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا اور حاجت روائی کرتا ہے لیکچر سیالکوٹ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نبوت کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا۔ جہاں ایک طرف اس میں خدا تعالیٰ کی محبت ہوتی ہے وہاں دوسری طرف بنی نوع کی ہمدردی اور اصلاح کا بھی ایک عشق ہوتا ہے۔ سیدنا حضرت ابوبکرؓ کی سیرت کا یہ پہلو بھی انتہائی درخشاں ہے یہ تو ذکر ہو چکا ہے کہ آپ نے قریباً سات غلاموں کو خرید کر آزاد کیا تھا۔ آپ نے اپنے ایک عزیز جو آپ کی ہمشیرہ کا لڑکا تھا یعنی مسطح کا نان و نفقہ اپنے ذمہ لیا تھا۔ اس نے آپ کی صاحبزادی ام المومنین حضرت عائشہؓ پر الزام لگانے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس جرم کی وجہ سے اس کا خرچ بند کر دیا تو قرآن مجید کی آیت کے نزول پر کہ

لَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْکُمْ وَالسَّعَۃِ اَنْ یُّؤْتُوْا اُولِی الْقُرْبٰی وَالْمَسٰکِیْنَ وَالْمُھٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (النور آیت ۲۳)

حضرت ابوبکرؓ رضی اللہ عنہ نے دوبارہ اس کا خرچ جاری کر دیا اور فرمایا وَاللّٰہِ لَا اَنْزِعُھَا اَبَدًا۔ اللہ کی قسم میں اس کا خرچ اب کبھی بند نہ کروں گا۔

سیدنا حضرت عمر فاروقؓ کہتے ہیں میں مدینہ کی ایک نابینا بڑھیا کی خبر گیری کرتا تھا اسے پانی بھر کر لا دیتا اور جو خدمت وہ کہتی بجا لاتا لیکن جب میں اس کے پاس اس کی غرض کے لئے جاتا میں دیکھتا کہ مجھ سے پہلے کوئی شخص یہ کام کر گیا ہے۔ ایک دن اس ٹوہ میں رہا تو دیکھا۔

فَاِذَا ھُوَ بِاَبِیْ بَکْرٍ الَّذِیْ یَاْتِیْھَا وَھُوَ یَوْمَئِذٍ خَلِیْفَۃٌ فَقَالَ عُمَرُ اَنْتَ ھُوَ لَعَمْرِیْ۔ (اسد الغابہ)

تو وہ ابوبکرؓ ہیں اور اس دن خلیفہ تھے اس پر میں نے کہا میری عمر کی قسم یہ آپ ہی تھے جو ہر روز مجھ سے سبقت لے جاتے تھے۔

ماہ بماہ لازمی چندہ جات کی ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔
ناظر بیت المال (آمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب آپ خلیفہ ہوئے تو چھ ماہ تک مدینہ کے ماحول میں سنح جگہ میں ہی رہتے تھے کہ جہاں آپ کی چند ہانش تھی خلیفہ ہو گئے تو پڑوس کی ایک بے کس لڑکی جس کی بکریاں وغیرہ آپ دوھ کر دیتے تھے اور بکریاں چرا بھی دیتے تھے کہنے لگی اب میری بکریاں کون دودھ کر دے گا۔ آپ نے سنا تو کہا۔

بلیٰ لعمری لاحلبنّھا لکم وانی لارجوا ان لا یغیرنی ما دخلت فیہ عن خلق کنت علیہ فکان یحلب لھم۔ (اسد الغابہ ج ۳ ص ۲۱۹)

میری عمر کی قسم میں دوھا کروں گا۔ اور میں چاہتا ہوں جو خلق میرے تھے ان میں کسی میں تغیر نہ ہو۔ چنانچہ آپ ان کی بکریاں دودھ دیتے تھے

اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے جانشین خدا کی تجھ پر ہزاروں رحمتیں ہوں اور تیرے آقا پر آپ کی روش آپ کے آقا کے مانند تھی یہی شہادت ایک غیر مسلم ابن الدغنہ نے آپ کے متعلق دی تھی

تحمل الکل وتکسب المعدوم۔

اے ابن ابی قحافہ واقعی تو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جانشین تھا اور مسلمانوں کا والی بننے کا تو ہی اہل تھا۔

سیدنا عمر فاروقؓ فرماتے ہیں کہ ان امیر یا حاکم کی صفت یہ ہونی چاہیئے۔

اذا کان فی القوم ولیس امیرا لھم بدا کانہ امیرھم واذا کان فیھم وھو امیر بدا کانہ واحد منھم۔ (دین یدی عمر ص ۳۵)

جب وہ قوم میں ہو اور ان کا امیر نہ ہو تو پس اس کا عمل ہو گویا وہی امیر ہے (اپنے احساس ذمہ داری کی وجہ سے) اور جب وہ امیر بن جائے تو یوں ہو گویا ان میں سے ہی ایک ہے۔

دنیا سے بے رغبتی

اسلام رہبانیت یعنی ترک دنیا کی اجازت نہیں دیتا۔ اس کا منشاء یہ ہے کہ دنیا میں رہ کر دنیا سے بے تعلق رہے ؎

دو جہاں دیروں از جہاں
بس ہمیں آمد نشان کاملاں

ائمہ محدثین نے زہد کے عنوان کے تحت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو اکٹھا کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں اپنی مثال ایک مسافر سے دی ہے جو دوپہر کاٹنے کے لئے کسی درخت کے نیچے سستا لے۔ سیدنا حضرت ابوبکرؓ کی سیرت ایک کامل زاہد کی تھی۔ زید بن ارقم روایت کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت ابوبکرؓ نے پانی منگوایا تو شہد کا شربت پیش کیا گیا۔ آپ نے لب مبارک کے قریب برتن کو کیا اور پھر پرے کر دیا اور رونے لگ گئے۔ صحابہؓ نے یہ ماجرا دیکھا تو وہ بھی رو پڑے۔ صحابہ ذرا سنبھلے لیکن ابوبکرؓ پھر بھی روتے رہے۔ دوبارہ پیالہ منہ کے قریب کیا اور پھر رو پڑے۔ جب ذرا افاقہ ہوا تو صحابہ نے رونے کی وجہ دریافت کی تو فرمایا۔ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا میں نے دیکھا کہ آپ کسی چیز کو ہٹا رہے ہیں۔ لیکن کوئی چیز مجھے نظر نہ آتی تھی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ نظر تو نہیں آ رہا۔ آپ کس چیز کو ہٹا رہے ہیں۔ فرمایا دنیا متمثل ہوئی میں نے اس کو کہا پرے ہٹ دور ہو وہ ہٹ گئی۔ لیکن پھر قریب ہوئی اور اس نے کہا۔

اما انک ان افلت منی فلن یفلت منی من بعدک فذکرت ذالک فخشیت ان تلحقنی۔ (اسد الغابہ ج ۳ ص ۲۱۶)

اگر آپ مجھ سے چھوٹ گئے تو تیرے بعد آنے والے تو نہیں چھوٹ سکیں گے۔ مجھے یہ یاد آیا تو میں ڈر گیا کہیں ہم سے یہ دنیا نہ چمٹ جائے۔

اللہ اللہ کیا زہد تھا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس بزرگ صحابی کا اور یہ تو یہ ہے یہ محض فضل خدا سے نصیب ہوتا ہے

؎ ایں سعادت بزور بازو نیست

خوشامد ناپسند تھی

خدا والوں کو اپنی تعریف پسند نہیں ہوتی وہ تو اپنے آپ کو لاشئے محض سمجھتے ہیں اور یہ سبق بڑی تکرار سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنی جماعت کو دیا ہے اور جس کی تعریف خدا کرے اسے بندوں کی تعریف کی احتیاج ہی کیا ہے۔ خوشامد تکبر پیدا کرتی ہے اور کبریائی تو صرف رب غفور کو زیبا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "خوشامدیوں کے منہ میں مٹی ڈالو"

سیدنا حضرت ابوبکرؓ کے سامنے جب کوئی ان کی تعریف کرتا تو آپ اللہ تعالیٰ کو مخاطب کر کے عرض کرتے۔

اللّٰھم انت اعلم بی من نفسی وانا اعلم بنفسی منھم اللّٰھم اجعلنی خیرا مما یظنون واغفرلی ما لا یعلمون ولا تؤاخذنی بما یقولون۔ (اسد الغابہ ج ۳ ص ۲۱۷)

اے پروردگار تو میرے نفس کو مجھ سے بہتر جانتا ہے اور میں بھی اسے خوب جانتا ہوں اے مولا مجھے ان کے ظن کے مطابق اچھا بنا دے اور وہ کمزوریاں بخش دے جو یہ نہیں جانتے اور ان کے اقوال کا مجھ سے مواخذہ نہ کیجیو۔

تواضع وانکساری

ارشاد رسولؐ ہے۔

من تواضع للہ رفعہ اللہ و من تکبر وضعہ اللہ (کنز العمال ج ۲ ص ۲۶)

جو خدا کے لئے تواضع یعنی انکساری اختیار کرتا ہے۔ اللہ اسے اٹھاتا ہے اور جس نے تکبر کیا اللہ اسے گراتا ہے۔

(باقی)

رپورٹ اٹھارہویں تربیتی کلاس

(منعقدہ ۲۸ ہجرت تا ۱۱ احسان ۱۳۵۰ہش)

ربوہ ۲۸ ہجرت بعد نماز عصر ایوان محمود ربوہ میں خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی اٹھارہویں تربیتی کلاس کے افتتاح کے موقع پر مکرم معتمد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ و ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس نے جو رپورٹ پڑھی وہ ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

مہمانان خصوصی و معزز حاضرین!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زندہ قوموں کی علامت یہ ہوتی ہے کہ اس کے نوجوان اپنے بڑوں کے قائمقام بننے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ جس قوم میں یہ بات پائی جاتی ہے وہ کبھی نہیں مرتی بلکہ بڑھتی چلی جاتی ہے چونکہ قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح پر منحصر ہوتی ہے اور نوجوان قومی زندگی میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ نوجوانوں کی تعلیم و تربیت ایسے رنگ میں ہو کہ وہ وقت آنے پر اپنے بڑوں کی جگہ سنبھال سکیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے تحت ۱۹۵۰ء میں پندرہ روزہ تربیتی کلاس کا اجراء فرمایا۔ تا بیرونی مجالس کے نمائندگان مرکز کے پاکیزہ ماحول میں رہ کر عملی طور پر تربیت حاصل کریں اور پھر اپنی اپنی مجلس میں واپس جا کر اپنی لائنوں پر تربیتی کلاسز کا انعقاد کریں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ حضورؓ کے ارشاد پر عمل پیرا ہے اور آج اٹھارہویں تربیتی کلاس کے انعقاد کی توفیق پا رہی ہے۔

نصاب تربیتی کلاس

۱۔ قرآن کریم:۔ پہلا پارہ نصف اوّل معہ ترجمہ و تفسیر۔

۲۔ حدیث:۔ احادیث الاخلاق۔ نبراس المومنین۔

۳۔ حفظ:۔ سترہ آیات۔ کھانا کھانے کے بعد کی دعا۔ مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعا زبانی یاد کروائی جائے گی

مضامین:۔ مقام حدیث۔ تدوین حدیث سنت و حدیث میں فرق۔

۴۔ فقہ:۔ عمومی تعارف اور ضروری فقہی مسائل نماز با ترجمہ مکمل۔ دعائے جنازہ حفظ کروائی جائے گی

۵۔ علم کلام:۔ جماعت احمدیہ کے عقائد وفات مسیح۔ ختم نبوت کا حقیقی مفہوم۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مشہور اعتراضات کے جواب۔

۵۔ قواعد عربی:۔ معمولی عربی بول چال۔ (چالیس فقرے) افعال اور ضمائر کا تعارف اور ان کی گردانیں سکھائی جائیں گی۔

۶۔ رد عیسائیت:۔ عمومی تعارف۔ رد تثلیث۔ رد کفارہ۔ تحریف بائبل۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی طبعی موت کے رد میں جدید تحقیقات۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق بائیبل کی بشارت۔ طالمود کی پیشگوئی۔

۷۔ مطالعہ:۔ فتح اسلام۔ ہمارا رسول۔ دینی معلومات

۸۔ طبی امداد و شہری دفاع:۔ ابتدائی طبی امداد کا تعارف۔ وبائی امراض اور ان سے بچنے کے طریق۔ فرسٹ ایڈ۔ صفائی۔ حفظان صحت۔ رسول ذوالغینی کا تعارف۔

پروگرام

پروگرام کا آغاز انشاء اللہ روزانہ نماز تہجد سے کیا جائے گا۔ نماز فجر۔ درس اور تلاوت قرآن مجید کے بعد اجتماعی ورزش ہوا کرے گی۔

تدریس کے اوقات ۷ بجے سے ۱۲ بجے تک ہوں گے۔ جس میں پندرہ منٹ کی تفریح شامل ہوگی۔

۴ بجے سے ۵ بجے تک خدام کو تقاریر کی مشق کرائی جائے گی۔

روزانہ ۵:۱۵ سے ۶ بجے تک ایک علمی تقریر ہوگی۔ جس کیلئے مضامین اور مقررین کا تقرر کر دیا گیا ہے شام ۶ تا ۷ بجے تک کھیلیں اور صنعت و حرفت کی عملی تربیت دی جائے گی۔ نماز مغرب روزانہ مسجد مبارک میں ادا کی جائے گی اور پونے نو بجے نماز عشاء کے بعد شب بخیر ہوگی۔

نمائندگی مجالس

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۹۶۷ء میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو ہدایت فرمائی تھی کہ پروگرام اس طرح مرتب کیا جائے کہ:

"تین سال کے اندر کوئی مجلس ایسی نہ رہے جس کی نمائندگی تربیتی کلاس میں نہ ہو چکی ہو"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل کیلئے مجلس مرکزیہ بھرپور کوشش کر رہی ہے امسال بذریعہ اعلانات۔ خطوط۔ سرکلرز۔ دورہ جات مرکزی نمائندگان کے علاوہ نظارت اصلاح و ارشاد اور وقف جدید کے تحت کام کرنے والے مربیان اور معلمین نیز مقامی پریذیڈنٹ صاحبان کے ذریعہ تمام قائدین مجالس کو عمومی رنگ میں اور خصوصاً ان مجالس کے قائدین کو جن کی نمائندگی گذشتہ سال اس کلاس میں نہ ہوئی تھی۔ اس کلاس کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی۔ اس ماہ کے شروع میں قریبی اضلاع کے قائدین کا اجلاس بلا کر کلاس کی اہمیت واضح کی۔ نمائندگی کا ضلع وار ٹارگٹ مقرر کیا اور ہدایت کی گئی کہ قائدین خود یا اپنے نمائندگان اور نگران حلقہ جات سے تمام مجالس کا دورہ کروائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہماری حقیر کوششوں کو نوازا۔ فصل کی کٹائی، موسم کی گرمی اور صوبہ سندھ میں امتحانات کے باوجود اب تک ۱۸۸ مجالس کے ۳۰۱ نمائندگان کلاس میں شامل ہو چکے ہیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ پہلے کبھی بھی اس قدر مجالس تربیتی کلاس میں شامل نہیں ہوئیں اور ابھی خدام کی آمد کا سلسلہ جاری ہے۔

گذشتہ پانچ سالہ گوشوارہ

	مجالس	نمائندگان
۱۹۶۶ء	۴۱	۱۱۳
۱۹۶۷ء	۳۰	۱۰۱
۱۹۶۸ء	۷۰	۱۷۰
۱۹۶۹ء	۱۷۰	۳۵۰
۱۹۷۰ء	۱۳۹	۲۱۷

بالآخر آپ سب حضرات سے دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کلاس کو ظاہری اور باطنی ہر دو لحاظ سے کامیاب فرمائے۔ شامل ہونے والے خدام کو اس کلاس کے مقصد کو حاصل کرنے کی توفیق بخشتے اپنے فضلوں سے انہیں نوازے۔ اور اساتذہ کرام کو اپنے فرائض کما حقہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظمین کرام انصار اللہ توجہ فرمائیں

اب جب کہ سال کا کافی عرصہ گزر چکا ہے ضرورت ہے اس بات کی کہ آپ جائزہ لیں کہ آپ کے ضلع یا علاقہ کی کوئی مجلس ایسی نہ ہو جس نے ابھی تک تشخیص کر کے بجٹ بھی نہ بھجوایا ہو یا تدریجی بجٹ پورا کرنے کے لحاظ سے تساہل سے کام لے رہی ہو۔ نیز اس بات کی بھی تسلی کی ضرورت ہے کہ بقایا دار مجالس مرکزی ہدایات کی روشنی میں بقایوں کی صفائی کے سلسلہ میں مناسب قدم اٹھا رہی ہوں۔

قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ

بالکل نیا تحفہ
کاجل نور بصیر
آنکھوں کی خوبصورتی کے لئے
تیار کردہ: دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) ربوہ

سائنس بلاک جامعہ نصرت ربوہ

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی)

سائنس بلاک کے خرچ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ تھا کہ نصف خرچ یعنی پچھتر ہزار روپے لجنہ اٹھائے اور نصف خرچ صدر انجمن احمدیہ۔ الحمد للہ کہ یہ بلاک مکمل ہو چکا ہے تعمیر خرچ کے لئے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے رقم قرض لے کر ادا کر دی ہے۔ بہنوں کی طرف سے ابھی تک صرف ۴۸،۵۰۰ روپے چندہ وصول ہوا ہے اور ساڑھے چھبیس ہزار روپیہ اور جمع کرنا ہے یہ اتنی بڑی رقم نہیں جس کے جمع کرنے کے لئے سالوں درکار ہوں۔ میری خواہش ہے کہ سالانہ اجتماع تک جو انشاء اللہ ماہ اکتوبر میں منعقد ہوگا یہ چندہ پورا کر دیا جائے۔ تمام لجنات کو اس تحریک کو ان بہنوں تک پہنچانا چاہئیے جو تین سو تک چندہ دینے کی استطاعت رکھتی ہوں تا چندہ جلد ختم ہو۔ گذشتہ نوٹ کے بعد مندرجہ ذیل کی طرف سے چندہ وصول ہوا۔ اللہ تعالیٰ صالحہ انور صاحبہ سکھر کو جزائے خیر دے جنہوں نے اس ہفتہ نوصد روپے جمع کر کے بھجوائے۔ اس وقت تک چھیاسٹھ خواتین تین سو سے زائد چندہ دے چکی ہیں۔

محترمہ ڈاکٹر حلیمہ صاحبہ	سکھر	۳۰۰.۰۰ روپے
محترمہ نصرت بیگم راجہ نجم الدین صاحب	"	۳۰۰.۰۰ روپے
محترمہ صالحہ علی انور اڑو صاحبہ	"	۳۰۰.۰۰ روپے
محترمہ ہیڈ مسٹریس صاحبہ گورنمنٹ گرلز سکول لونگووال ضلع شیخوپورہ		۵/۹۰ روپے کل ادائیگی ۳۲۳/۵۰
محترمہ غفورہ صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب	باندھی	۸.۰۰ روپے
محترمہ منصورہ صاحبہ عبداللہ خان صاحب از طرف دادی مرحومہ	۱۰۰۰ بقایا	۱۰۰.۰۰ روپے
محترمہ امۃ الحفیظ اہلیہ اسلم صاحب	باندھی	۵.۰۰ روپے
محترمہ والدہ صاحبہ اہلیہ عبدالمجید خان صاحب باندھی	تین صد کا وعدہ پورا ہو گیا	۱۰۰.۰۰ روپے
محترمہ ثریا اہلیہ جمیل احمد صاحب	باندھی	۱۲.۰۰ روپے
محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر احسان علی صاحب	لاہور	۵۰.۰۰ (کل ۲۰۰ روپے ہو گئے)
محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ چک جھمرہ	ضلع لائل پور	۵.۰۰ روپے
محترمہ حمیدہ عارفہ صاحبہ اہلیہ مرزا معظم بیگ صاحب مرحوم	راولپنڈی	۵۰.۰۰ روپے
محترمہ حلیمہ بیگم زوجہ ماسٹر بشیر احمد صاحب سانگلہ ہل	شیخوپورہ	۲۰.۰۰ روپے
لجنہ ٹوبہ ٹیک سنگھ		۵.۰۰ روپے
لجنہ دیونہ منڈی ضلع گجرات		۳۰.۰۰ روپے
لجنہ بشیر آباد اسٹیٹ		۵۰.۰۰ روپے
لجنہ کھاریاں ضلع گجرات		۱۲۵.۰۰ روپے
لجنہ گوکھووال ۱۲۱ ضلع لائل پور		۱۰.۰۰ روپے
محترمہ مائی جان مرحومہ بذریعہ مکرمہ استانی جی صاحبہ		۴.۰۰ روپے
لجنہ اڈہ چھبیل ضلع لاہور		۴.۵۰ روپے

سیکرٹریان تحریک جدید اپنی بیداری کا ثبوت دیں۔

گزشتہ سال الفضل کے ذریعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ افریقہ کے ایمان افروز حالات سن کر مخلصین جماعت نے اندازہ لگا لیا ہوگا کہ ان ممالک میں تبلیغ اسلام کا کام کس قدر وسعت پذیر ہے۔ اور کام کی توسیع کے نتیجہ میں یہ امر محتاج بیان نہیں کہ ہمیں پہلے سے زیادہ قربانیاں پیش کرنا از بس ضروری ہوگا۔ اس سلسلہ میں سیکرٹری صاحبان تحریک جدید کو وقت کی نزاکت اور اس کے تقاضوں کا کما حقہ احساس ہونا چاہئیے اور تحریک جدید کے مالی جہاد کو مستحکم سے مستحکم تر کرنے کے لئے ابھی سے کمربستہ ہو جانا چاہئیے۔ اس ضمن میں ان کی سب سے پہلی ذمہ داری یہی ہے کہ وہ مقامی طور پر ایسے دوستوں کی فہرست تیار کریں جو تحریک جدید کے مالی جہاد سے محروم ہیں یا حصہ تو لے رہے ہیں مگر اپنی حیثیت سے کم حصہ لے رہے ہیں۔ ان کو مناسب رنگ میں وعظ و نصیحت کر کے معیاری قربانی کے لئے آمادہ کریں اور جو دوست مقامی طور پر اثر قبول نہ کریں ان کی فہرست دفتر ہذا کو بھجوائیں تا کہ ان کو مرکز کی طرف سے تحریک کی جا سکے۔

سیکرٹری صاحبان کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہئیے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دوروں کے نتیجہ میں ہماری ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ اور ہمیں اپنے عمل سے بیداری کا ثبوت دینا چاہئیے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواست دعا

(۱) مکرم مہر محمد ابراہیم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ٹھٹھہ سندرانہ ڈچھٹا عرصہ تقریباً دو سال سے بعارضہ خرابی معدہ بیمار چلے آرہے ہیں۔ نیز نرینہ اولاد سے بھی محروم ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم دونوں پریشانیوں کو دور فرمائے۔ آمین

(۲) مکرم برادرم محمد عارف صاحب قاسم کو گذشتہ دنوں فیکٹری لاہور میں مشین کی ٹوٹل پھٹنے سے بائیں آنکھ میں شدید چوٹ لگی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جلد صحت عطا فرمائے۔

(محمد عاصم حلیم متعلم تربیتی کلاس۔ ربوہ)

امراء اضلاع سے ضروری گزارش

جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد کو بڑھانے کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ:-

"ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائے۔"

میٹرک کا امتحان ختم ہو چکا ہے۔ امراء صاحبان اضلاع کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے ضلع سے زیادہ سے زیادہ میٹرک پاس طلباء کو جامعہ احمدیہ میں بھجوائیں اگر گریجوایٹ طلباء زندگی وقف کریں تو سلسلہ کے لئے زیادہ مفید ہو سکتے ہیں نیز کوشش کی جائے کہ ایسے خوشحال دوست بھی اپنے بچوں کو پیش کریں جو اپنے خرچ پر جامعہ احمدیہ میں تعلیم دلا سکیں۔ بچے نیک اور ہونہار ہوں تا کہ خوب محنت کر کے اچھے مبلغ بن سکیں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدر محترم مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی ایک ضروری تحریک

(محترم شیخ مبارک احمد صاحب قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

مذہبی جماعتوں کی ترقی اور بقا اس امر کا تقاضا کرتی ہے کہ ان کے بچے اپنے بزرگوں سے صحیح تربیت پاکر آئندہ آنے والی ذمہ داریوں کو اٹھانے کے لئے اپنے اندر صحیح اہلیت پیدا کریں بچے جس قدر ہونہار ہوں گے ترقی کی منازل اسی رفتار سے جلد جلد طے ہو سکیں گی۔ دنیا میں اسلام کے غلبہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو کھڑا کیا ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی نسلوں کو اس رنگ میں پروان چڑھائیں کہ جب اشاعت دین کی ذمہ داری ان کے سپرد ہو تو جماعت کی ترقی کی رفتار کو اپنے سینوں کی روشنی، دماغ کی بیداری اور دعاؤں کے ذریعہ مزید تیز کر سکیں۔

مجلس انصار اللہ کے سالانہ لائحہ عمل میں بچوں کی تربیت کا پہلو بھی شامل ہے اور مجلس مرکزیہ کوشش کرتی رہتی ہے کہ پروگرام کی اس شق کو کما حقہ عملی جامہ پہنایا جائے۔

مورخہ ۳۰ ر شہادت (اپریل) کو محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ نے راولپنڈی میں عہدیداران انصار اللہ سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ شہری مجالس جن کے ہاں دور دراز کے فاصلے بچوں کو جمع کرنے میں روک بنے ہوئے ہیں۔ وہ اپنے اپنے ہاں Sunday Class (سنڈے کلاس) شروع کریں جس میں بچوں کو قرآن کریم۔ اسلامی تاریخ اور عقائد وغیرہ سکھائے جائیں سکول کے لئے ایک جگہ مقرر ہو کار والے دوست رضاکارانہ طور پر بچوں کو لانے اور واپس پہنچانے کی ذمہ داری لیں۔ الحمد للہ کہ مجلس راولپنڈی نے جو سب سے پہلے مخاطب تھی اس کلاس کا اجراء کر دیا ہے۔

مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب زعیم اعلیٰ راولپنڈی صدر محترم کی خدمت میں تحریر فرماتے ہیں

"صدر محترم! آپ نے ۳۰ر اپریل کو زعماء کے اجلاس میں سنڈے کلاس (Sunday class) کے متعلق ارشاد فرمایا تھا اور خواہش فرمائی تھی کہ اس طرح نئی نسل کو تیار کیا جائے اور اس کلاس کے ذریعہ ان کے علم میں اضافہ کیا جائے۔ خاکسار نے اُسی روز ایک سب کمیٹی تشکیل کر دی تھی تا وہ اس پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے تجاویز تیار کرے۔ چنانچہ اللہ کا شکر و احسان ہے کہ اس نے ہمیں آپ کے اس ارشاد پر لبیک کہنے کی توفیق دی۔ ہماری پہلی سنڈے کلاس مورخہ ۹ رمئی بروز اتوار مسجد نور میں شروع ہوگئی ہے الحمد للہ کلاس میں کل گیارہ بچے شریک ہوئے جن کی عمریں ۵ سے ۱۳ سال تک تھیں۔ ... کوشش ہے کہ دوسرے حلقوں میں بھی مزید ایسی کلاسز شروع کر دی جائیں۔"

تمام شہری مجالس کو چاہئیے کہ وہ بھی صدر محترم کی اس تحریک کے مطابق اپنے اپنے ہاں سنڈے کلاس جاری کریں اور اس کی اطلاع مجلس مرکزیہ کو بھجوائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

یوم خلافت پر علمائے سلسلہ کی تقاریر

(صفحہ اول سے آگے)

شان کا حامل ہوگا۔ وہی خلافت کے عہدہ پر فائز ہوگا۔ اور وہ قوم کے لئے بطور ڈھال ہوگا۔ آپ نے آیت استخلاف سے استدلال کرتے ہوئے واقعات کی روشنی میں بتایا کہ کس طرح خلافت کے ذریعے سے شریعت کا عملی نفاذ ہوتا ہے خوف امن سے بدل جاتا ہے اور دین کو تمکنت عطا ہوتی ہے۔

آخر میں آپ نے بتایا کہ ہم میں سے ہر شخص اللہ تعالیٰ کی برکات اور اس کے نشانوں کے ذریعے خلافت کی برکات کا مشاہدہ کر چکا ہے۔ اب ہم خلافت ثالثہ کے مبارک دور میں سے گذر رہے ہیں جبکہ دین پر نیا جوبن اور نکھار آگیا ہے روحانی رنگ میں ایک نئی دنیا تعمیر ہو رہی ہے اور کاروان اسلام آگے ہی آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے ہم سب کا فرض ہے کہ ہم اس مبارک دور کی قدر کریں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی قیادت میں قربانیاں کرتے ہوئے آگے ہی آگے بڑھتے چلے جاویں۔

محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب کی تقریر کے بعد مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب اختر نے خلافت کے موضوع پر اپنی نظم پڑھی۔ بعد ازاں محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری نے اپنی تقریر شروع فرمائی۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا "مقام خلافت حضرت مسیح موعود و حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے ارشادات کی روشنی میں" آپ نے اپنی تقریر کے آغاز میں بتایا کہ چونکہ مامور ایک فانی وجود ہوتا ہے اس لئے اس کے کام کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ خلافت قائم کرتا ہے۔ پھر آپ نے رسالہ الوصیت کی روشنی میں بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خلافت کی بشارت دی تھی۔ اور یہ بھی بتایا تھا کہ جماعت احمدیہ میں خلافت کا سلسلہ دائمی ہے اسی بشارت کے ماتحت حضور علیہ السلام کے وصال پر جماعت احمدیہ میں خلافت قائم ہوئی اور ساری جماعت کا اس خلافت پر اجماع ہوا۔ حتیٰ کہ ان لوگوں نے بھی اسے تسلیم کیا جو بعد میں خلافت کے منکر ہوگئے۔ آخر میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے مختلف ایمان افروز ارشادات پڑھ کر سنائے جن میں حضور نے بار بار اس امر کو واضح کیا ہے کہ خلیفہ بنانا خدا کا کام ہے اسے کوئی معزول نہیں کر سکتا اور جو لوگ اس کی بیعت کرتے ہیں ان پر ہر رنگ میں اس کی مکمل اور غیر مشروط اطاعت لازمی اور ضروری ہوتی ہے آپ کی تقریر کے بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے اپنی ایک نظم "احمدیت شاہراہ غلبہ اسلام ہے" خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی جس کے بعد مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے خلافت ثالثہ کی تحریکات کے زیر عنوان اپنی تقریر شروع فرمائی۔

آپ نے اپنی تقریر کے آغاز میں تحریک کے لغوی معنے اور مفہوم کو واضح کیا اور پھر بتایا کہ خدا اور اس کے رسول کی اطاعت اور غلبہ اسلام کی مہم کو کامیابی سے چلانے کے لئے ضروری ہے کہ ہم خلیفۂ وقت کی ہر آواز پر لبیک کہیں اور دل و جان سے اس کی تعمیل کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے عہد خلافت میں اس وقت تک جو جو تحریکیں جماعت کے سامنے پیش فرمائی ہیں فاضل مقرر نے ان کا مختصر تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ان تحریکوں کو غیر معمولی برکت بخشی اور ان کے ذریعے سے غلبہ اسلام کی نئی سے نئی راہیں کھولیں اور ہمارے لئے خیر و برکت کے سامان مہیا کئے اور اپنے کئی نشانات ظاہر کئے۔

ان تحریکوں کا ذکر کرنے کے بعد آپ نے احباب جماعت کو تلقین فرمائی کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ان تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تا کہ ہم پہلے سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کر سکیں۔

آپ کی تقریر کے بعد مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب نے اپنے چند قطعات پڑھ کر سنائے۔ بعد ازاں صاحب صدر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے مختصر طور پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک کے مطابق ملک کے استحکام و ترقی اور اس کی مشکلات کے دُور ہونے اور جماعت کی حفاظت اور حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں کرنے کی تلقین فرمائی۔ ساڑھے نو بجے صبح یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

احباب محتاط رہیں

اعجاز احمد نامی ایک شخص سے دوست محتاط رہیں اس کا حلیہ یہ ہے۔ قد درمیانہ۔ چھریرا بدن۔ گندمی رنگ۔ شلوار قمیص پہنے ہوئے۔ پاؤں چپٹے۔ عمر ۱۸-۲۰ سال مؤثر انداز میں گفتگو کرنے والا اپنے آپ کو احمدی ظاہر کرتا ہے۔ احباب جماعت اس شخص سے ہر قسم کے لین دین اور ضمانت ملازمت سے پرہیز کریں۔ وہ عادتاً ہر قسم کا دھوکا دینے کا عادی ہے۔

اس شخص نے یہاں۔ راہوالی۔ میانوالی اور لائل پور میں احباب سے دھوکا دہی کی ہے۔

(جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ راولپنڈی)

درخواست دعا

میری بہو اہلیہ ملک رشید احمد صاحب عرصہ سے بواسیر کی تکلیف سے بیمار ہیں۔ آج کل زیادہ تکلیف ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(والدہ ملک رشید احمد)